مفسر، محدث، فقیہ اور لغوی امام جلال الدین سیوطی نے ''التحبیر فی علم التفسیر'' اور ''الاتقان فی علوم القرآن'' تصنیف فرمائیں۔

''الاتقان فی علوم القرآن'' علامہ سیوطی کی تالیفات میں سے ایک نمایاں اور منفرد تالیف ہے۔ یہ کتاب قرآنیات پر کتابوں میں ایک اضافہ ہے اور سابقہ کتبِ علوم القرآن کی جامع ہے۔ اس عظیم الشان کتاب کو لازوال خصوصیات کی وجہ سے علوم القرآن پر لکھی گئی کتب میں نمایاں اور منفرد مقام حاصل ہے۔ الاتقان میں علامہ نے البرہان کی ۴۷ انواع میں ۳۳ کا اضافہ کیا اور کتاب میں مجموعی طور پر کل ۸۰ انواع سے بحث کی ہے علاوہ ازیں کئی مباحث اس موضوع پر پہلی بار پیش کیے ہیں اور کئی مقامات پر متقدمین سے اختلاف کیا ہے۔ اس خاصیت کی وجہ سے البرہان سے اخذ واکتساب کے باوجود الاتقان میں ایسے فوائد، مسائل اور قواعد کا اضافہ کیا گیا ہے جو صرف الاتقان کا امتیازی وصف ہے۔ علامہ نے اپنی اس کتاب میں متعلقہ موضوعات کے تحت روایات و آثار اور آئمہ سلف کے اقوال اور ان کے استدلالات کو جمع کر کے علمی دنیا پر بہت بڑا احسان کیا کہ ہمیں علوم القرآن کی کسی بھی بحث سے متعلق اس کتاب سے اصولی رہنمائی ملتی ہے اور اس بارے میں آئمہ کے دلائل و تحقیقات کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے فن علوم القرآن پر لکھی گئی کتب میں سے الاتقان سب سے اہم ماخذ ہے۔ علامہ سیوطی نے الاتقان میں بیشتر مقامات پر روایات و آثار اور اقوال میں ترجیح کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ الاتقان کی اسی خصوصیت کی بناء پر راقمہ نے کتاب کے اس پہلو کو موضوع تحقیق بنایا اور مقالے کا عنوان ''مباحث علوم القرآن میں امام سیوطی کے ترجیحی اقوال (الاتقان کا خصوصی مطالعہ)'' منتخب کیا تاکہ اختلافی مسائل میں علامہ سیوطی کی ترجیحات کو منظر عام پر لایا جا سکے۔ اور میرے علم کے مطابق پہلے اس نوعیت کا کام نہیں کیا گیا۔ علوم القرآن سے تعلق رکھنے والا ہر طالب علم اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اسلوب تحقیق

میں نے اپنے اس مقالے کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے جن میں سے پہلے باب کا موضوع ''امام جلال الدین سیوطی کے احوال و آثار'' ہیں۔ اس باب کو تین فصلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ پہلی فصل میں امام سیوطی کے حالات زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔ فصل دوم میں امام سیوطی کی تالیفات کا تذکرہ ہے اور فصل سوم میں امام سیوطی کی مایہ ناز تصنیف ''الاتقان فی علوم القرآن'' کا اجمالی تعارف ہے۔

دوسرا باب ''تاریخ قرآن سے متعلقہ مباحث میں علامہ سیوطی کے ترجیحی اقوال'' سے متعلق ہے۔ اس باب میں الاتقان میں موجود وہ تمام ابحاث جن کا تعلق کسی طور سے قرآن کریم کی تاریخ سے متصل ہے شامل ہیں۔ یہاں قرآن کریم کے نزول کے مراحل، مقامات اور کیفیات، قرآن کریم کی جمع و تدوین کے مراحل، قرآن کریم کے رسم الخط کا آغاز قراءات، کے مباحث اور ناسخ ومنسوخ کی ابحاث میں وہ روایات و آثار یا اختلافی اقوال جن کے بیان میں علامہ سیوطی نے راجح اقوال کی نشاندہی کی ہے انہیں بیان کیا گیا ہے۔

تیسرا باب ''الفاظ اور اُنکی دلالت سے متعلق ابحاث میں علامہ سیوطی کے ترجیحی اقوال'' سے متعلق ہے۔ اس باب میں محکم ومتشابہ، مجمل ومبیّن، عام وخاص، اعرابِ قرآن، وجوہ ونظائر، غریب قرآن، مبہمات قرآن، قرآن کریم میں معرب الفاظ کا وقوع۔ غرض وہ تمام ابحاث جو الفاظ کی دلالت سے متعلق ہیں اور ان ابحاث میں علامہ سیوطی نے علماء کی آراء میں سے جس رائے پر متفق ہوئے اور ان آراء کے لیے اشارۃً یا مبین الفاظ میں پسندیدگی ظاہر کی ان آراء کی تائید کی غرض سے ان کے اثبات میں دلائل پیش کیے یا کسی رائے سے متفق نہ ہونے کی صورت میں اس رائے کی تردید کے بعد ذاتی رائے بیان کی۔ غرض یہ کہ علامہ نے جس بھی نوعیت میں ترجیح دی ہے ان کو بیان کیا گیا ہے۔

اور آخر میں خلاصہ بحث ان کتب ورسائل اور معاجم کی فہرست ہے جن سے مقالہ لکھنے میں مدد لی گئی ہے۔